ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ
الفضل
لاہور۔ پاکستان
یوم پنجشنبہ

شرح چندہ
سالانہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ ٫
سہ ماہی	۶½ ٫
ماہوار	۲½ ٫
فی پرچہ	۱ آنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲	۱۲ ظہور ۱۳۲۷ ہش	۷ شوال ۱۳۶۷ھ	۱۲ اگست ۱۹۴۸ء	نمبر ۱۸۲

وزارتِ حیدر آباد کا ایک اعلیٰ رکن عنقریب لیک سکسیس جا رہا ہے

جمعیت الاقوام میں پیش کرنے کیلئے سر والٹر مانکٹن نے حیدر آباد کا کیس تیار کر لیا

حیدر آباد (دکن) ۱۱ اگست۔ خبر ملی ہے کہ وزارتِ حیدر آباد کا ایک مقتدر رکن عنقریب لیک سکسیس روانہ ہو رہا ہے جو وہاں پہنچ کر حیدر آباد کے معاملہ کو سلامتی کونسل میں پیش کرنے کے امکانات کا مطالعہ کرے گا۔ اور بیرونی ممالک کے نمائندوں سے ملاقات کر کے ان پر حیدر آباد کی آئینی پوزیشن کی وضاحت کرے گا۔ لیک سکسیس جاتے ہوئے وہ راستے میں انگلستان بھی ٹھہرے گا۔ اگر وہاں سے نظام دکن کے آئینی مشیر سر والٹر مانکٹن بھی اس کے ہمراہ اتحادی قوموں کے ہیڈ کوارٹر روانہ ہو جائیں گے۔ کہا جاتا ہے حیدر آباد کا معاملہ سلامتی کونسل میں پیش کرنے کے لئے سر والٹر مانکٹن نے اپنا کیس تیار کر لیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سر والٹر مانکٹن نے لندن میں لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی وساطت سے ایک بار پھر حیدر آباد کے مسئلہ کو سلجھانے کی کوشش کی تھی لیکن ان کی یہ کوشش بھی پہلی تمام کوششوں کی طرح ناکام رہی۔

سندھ میں سیلاب پر قابو پا لیا گیا

کراچی ۱۱ اگست۔ مرکز سے آمدہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ سیلاب پر قابو پا لیا جا چکا ہے ورنہ پانی کی تیز رفتاری اور بلندی سے خدشہ پیدا ہو چلا تھا کہ اگر یہ سلسلہ دو ایک دن اور جاری رہا تو نصف سندھ غرقاب ہو جائے گا۔

شکار پور اور سکھر کی درمیانی سڑک پانی کی وجہ سے بالکل تباہ ہو چکی ہے ٹریفک کلیتہً معطل ہے۔ اس وقت تک جو رقبہ زیر آب ہو چکا ہے۔ اس کا اندازہ پچاس میل کا ہے (نامہ نگار خصوصی)

ہندوستان میں مقیم حیدر آبادی باشندوں پر پابندی

نئی دہلی ۱۱ اگست معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے ہندوستان میں مقیم حیدر آبادی باشندوں پر یہ پابندی عائد کر دی ہے کہ ان میں سے ٹیکنیکل تعلیم حاصل کئے ہوئے افراد کو حیدر آباد جانے کی اجازت نہ دی جائے چنانچہ متعلقہ افسران کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ ایسے لوگوں کے نام پروانہ راہداری جاری نہ کریں۔ موجودہ حالات میں پرمٹوں کے اجراء پر یہ پابندی ضروری خیال کی گئی ہے۔

راشن کے نئے پرمٹ بنوانیکی عام ہدایت

لاہور ۱۱ اگست۔ ۱۲ اگست کو راشن کے تمام پرانے پرمٹوں کی میعاد ختم ہو جائے گی۔ چنانچہ لاہور کے جن اداروں نے ابھی تک نئے پرمٹ حاصل نہیں کئے انہیں چاہیئے کہ پرانے پرمٹوں کو دکھا کر مرکزی راشننگ دفتر سے نئے پرمٹ اس تاریخ سے پہلے پہلے بنوا لیں۔ (محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب)

یہودیوں کی پرزور حمایت کیخلاف احتجاج

جارج مارشل مستعفی ہو جائینگے؟

نیویارک ۱۱ اگست "نیویارک اسٹار" نے یہ خبر شائع کی ہے کہ امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ مسٹر جارج مارشل نے کہا ہے کہ اگر صدر ٹرومین مشرقی وسطیٰ میں یہودیوں کی پرزور حمایت کی پالیسی پر مصر ہے تو میں اپنے عہدے سے مستعفی ہو جاؤنگا۔ صدر ٹرومین کے پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی۔

کشمیر کے عوام تقسیم کے سخت مخالف ہیں

لاہور ۱۱ اگست آزاد کشمیر گورنمنٹ کے محکمہ نشر و اشاعت کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ آفتاب احمد صاحب قریشی جو حال ہی میں محاذ کشمیر کا دورہ کر کے لاہور پہنچے ہیں۔ انہوں نے آزاد کشمیر گورنمنٹ کے لاہور آفس کے نمائندہ کو بیان دیتے ہوئے بتلایا کہ ریاست جموں و کشمیر کی تقسیم کو مجاہدین سخت ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ انکی خواہش ہے کہ وہ سکھ ڈوگرہ افواج کو کشمیر سے نکال باہر کریں۔

بیان کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ مجاہدین کے حوصلے بہت بلند ہیں سکھ تو قبائلیوں سے اس طرح ڈرتے ہیں جیسے کہ شیر سے لومڑی۔ متواتر شکستوں سے ہندوستانی ڈوگرہ سپاہیوں کے حوصلے پست ہو چکے ہیں۔ اور ان میں سے اکثر لڑنے مرنے کی بجائے ہمارے قیدی بننے کو یا محاذ سے واپس جانے کو پسند کرتے ہیں ہندوستان فوج کے اعلیٰ افسر بھی کشمیر کی جنگ کو بے سود سمجھتے ہیں۔ وہ ہندوستانی ہائی کمان کو مطلع کر چکے ہیں کہ اس جنگ کا نتیجہ مفید نہیں بلکہ ہر رنگ میں مضر ہے جانوں، اسلحہ اور روپیہ کا نقصان ہو رہا ہے اور فائدہ کچھ بھی نہیں اور پے در پے شکستوں سے ہندوستانی افواج کے حوصلے پست ہو رہے ہیں جس کا طبعی نتیجہ یہ ہوگا کہ فوجیں پاکستان و ہندوستان کی باقاعدہ جنگ ہوئی تو ہندوستانی فوج زیادہ دیر میدان میں ٹھہر نہ سکیگی۔

قریشی صاحب نے فرمایا کہ آزاد کشمیر کے لوگ پاکستان سے ملنے کیلئے ہر قسم کے مصائب کو برداشت کرنے کیلئے تیار ہیں پاکستان اور قائداعظم جناح کے نام لبوں پر آتے ہی انکے چہروں پر رونق آ جاتی ہے اور آنکھیں فرطِ مسرت سے چمک اٹھتی ہیں۔ ریاست کی تقسیم کے وہ سخت خلاف ہیں ان کا خیال ہے کہ تقسیم کا مطالبہ اہل ریاست اور پاکستان کی تباہی کے مترادف ہے۔

لاہور ۱۱ اگست مغربی پنجاب کے گورنر سر فرانسس موڈی آج مری سے لاہور واپس پہنچ گئے۔

اتحادی کمیشن دونوں حکومتوں سے بیک وقت گفت و شنید جاری رکھیگا

کولمبیا اور ارجنٹائن کے نمائندے کراچی میں ہی مقیم رہینگے

کراچی ۱۱ اگست۔ اتحادی قوموں کے ہندوستان پاکستان کمیشن کا آج پھر دو مرتبہ اجلاس ہوا جس میں مسئلہ کشمیر کے مختلف پہلوؤں پر غور کیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ کمیشن لڑائی بند کرانے کی تجاویز تیار کر رہا ہے جن کا کچھ دنوں کے بعد اعلان کر دیا جائے گا۔ ہفتے کے روز کمیشن کے کچھ ممبر نئی دہلی روانہ ہو جائینگے کمیشن کے صدر (کولمبین ممبر) اور ارجنٹائن کے نمائندے کراچی میں ہی مقیم رہینگے۔ کیونکہ کمیشن کے ممبران وقت کی بچت کے پیش نظر ہندوستان و پاکستان کی حکومتوں سے بیک وقت بات چیت جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ کمیشن کی وہ پارٹی جو جمعرات کے روز آزاد کشمیر جا رہی ہے معلوم ہوا ہے وہاں ایک ہفتہ قیام کریگی۔

سلامتی کونسل میں

عرب مہاجرین کے مسئلہ پر غور و خوض

یروشلم ۱۱ اگست۔ اتحادی ثالث کاؤنٹ برناڈوٹ آج یروشلم سے جزیرہ روڈز میں اپنے ہیڈ کوارٹر واپس جا رہے ہیں اس عرصہ میں وہ عرب اور یہودی نمائندوں سے بیت المقدس سے فوجیں ہٹانے اور وہاں پانی مہیا کرنے کے سوالات پر بات چیت کرتے رہے۔

لیک سکسیس میں سلامتی کونسل عرب مہاجرین کے مسئلے پر غور و خوض کے سلسلے میں آج رات پھر ایک اجلاس منعقد کر رہی ہے۔

واردھا میں دو مزید مسلمانوں کی گرفتاری

واردھا ۱۱ اگست یہاں آج دو مسلمانوں کو اس شبہ میں گرفتار کر لیا گیا ہے کہ وہ حیدر آباد جانے کا ارادہ رکھتے تھے اور یہ کہ انہوں نے وہاں پہنچ کر قانون شکن گروہ میں شامل ہو جانا تھا۔ اسی شبہ میں یہاں اب تک پچاس مسلمانوں کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی
پرنٹر و پبلشر عبد الحمید ۔۔۔ ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

مودودی صاحب سے ایک سیدھا سوال

آپ نے اپنی کتاب "خطبات" میں حسب ذیل آخری عبارت تحریر فرمائی ہے۔

"جب اللہ کے دین کے سوا کوئی اور دین زمین پر قائم ہو۔ اور کوئی مسلمان اپنے آپ کو اس حالت میں مبتلا پائے۔ تو اس کے مومن صادق ہونے کی پہچان یہ ہے کہ وہ اس دین باطل کو مٹا کر اس کی جگہ دین حق قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یا نہیں۔ اگر کرتا ہے اور اس کوشش میں اپنا پورا زور صرف کر دیتا ہے اپنی جان لڑا دیتا ہے۔ اور ہر طرح کے نقصانات انگیز کئے جاتا ہے۔ تو وہ سچا مومن ہے۔ خواہ اس کی یہ کوشش کامیاب ہوں یا ناکام۔ لیکن اگر وہ دین باطل کے غلبہ پر راضی ہے یا اسکو غالب رکھنے میں خود حصہ لے رہا ہے۔ تو وہ اپنے ایمان کے دعوے میں جھوٹا ہے۔

پھر ان آیات میں قرآن مجید نے ان لوگوں کو بھی جواب دے دیا ہے۔ جو دین حق کو قائم کرنے کی مشکلات عذر کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ دین حق کو جب کبھی قائم کرنے کی کوشش کی جائیگی کوئی نہ کوئی دین باطل قوت اور زور کے ساتھ قائم شدہ تو پہلے سے موجود ہوگا ہی۔ طاقت بھی اس کے پاس ہوگی رزق کے خزانے بھی اسی کے قبضے میں ہونگے اور زندگی کے سارے سامان پر وہی مسلط ہوگا۔ ایسے ایک قائم شدہ دین کی جگہ کسی دوسرے دین کو قائم کرنے کا معاملہ بہر حال پھولوں کی سیج تو نہیں ہوسکتا۔ آرام اور سہولت کے ساتھ بیٹھے بیٹھے تو محال ہے کہ یہ کام نہ کبھی ہوا ہے نہ ہوسکتا ہے۔ آپ چاہیں کہ جو کچھ فائدے دین باطل کے ماتحت زندگی بسر کرتے ہوئے حاصل ہوسکتے ہیں وہ بھی ہاتھ سے نہ جائیں۔ اور دین حق بھی قائم ہو جائے۔ تو یہ قطعاً محال ہے۔ یہ کام تو جب بھی ہوگا۔ اس طرح کہ آپ ان تمام حقوق کو، ان تمام فائدوں کو اور ان تمام آسائشوں کو لات مارنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ جو دین باطل کے ماتحت آپکو حاصل ہیں۔ اور جو نقصان بھی اس مجاہدہ میں پہنچ سکتا ہے دلیری کے ساتھ انگیز کریں۔ جن لوگوں میں یہ تکلیفیں اٹھانے کی ہمت ہو۔ جہاد فی سبیل اللہ انہی کا کام ہے۔ اور ایسے لوگ ہمیشہ کم ہی ہوا کرتے ہیں۔ رہے وہ لوگ جو دین حق کی پیروی کرنا تو چاہتے ہیں۔ مگر آرام کے ساتھ قرآن کے نئے پڑھ پڑھ کر یوں مناسب نہیں۔ ان کا کام تو یہی ہے کہ آرام سے بیٹھے اپنے نفس کی خدمت کرتے رہیں۔ اور جب خدا کی راہ مصیبتیں اٹھانے والے آخر کار اپنی قربانیوں سے دین حق کو قائم کر دیں تو وہ آ کر کہیں انا کنا معکم یعنی ہم تو تمہاری ہی جماعت کے آدمی ہیں۔ لاؤ اب ہمارا حصہ ہو۔"

(۲) آپ نے کئی سال پہلے یہاں انگریزی حکومت کے عہد میں ایک جماعت بنائی ہوئی ہے۔ یہ خطبہ بھی جس کی عبارت اوپر درج کی گئی ہے وہ اسی وقت کا ہے۔

(۳) آپ اب حکومت پاکستان سے شریعت کے نفاذ کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ یقیناً یہ مطالبہ ان ہی وجوہات کی بناء پر ہے۔ جو عبارت مندرجہ بالا میں آپ نے بیان کی ہیں۔

(۴) ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ انگریزی عہد میں آپ ہندوستان میں حکومت سے یہ مطالبہ نہ کر سکتے تھے۔ کیونکہ ایک باطل حکومت سے اسلامی شریعت کا مطالبہ آپ کی طاقت سے باہر تھا۔ لیکن چونکہ اب پاکستان میں خالص مسلمانوں کی آبادی ہے۔ اور صاحبان اقتدار بھی مسلمان کہلاتے ہیں۔ آپ نے یہ مطالبہ کیا ہے۔

(۵) جب ہندوستان میں انگریزوں کا راج تھا۔ اس وقت بھی دنیا میں کئی ایسے ملک موجود تھے۔ جہاں خالص مسلمانوں کی آبادی تھی اور صاحبان اقتدار بھی مسلمان تھے۔

(۶) سوال یہ ہے کہ آپ نے یا آپ کی جماعت نے ان اصولوں کے رو سے جو آپ نے اوپر کی عبارت میں بیان فرمائے ہیں ان ممالک مثلاً ایران۔ ترکی۔ افغانستان۔ مصر وغیرہ ... سے اسلامی شریعت کا مطالبہ نہ کیا۔

(۷) براہ مہربانی مندرجہ بالا عبارت کو بیس دفعہ غور سے پڑھ کر اس سوال کا جواب عطا فرمائیں۔

(۸) جناب آپ خود یا نعیم صدیقی صاحب مدیر کوثر و تسنیم یا آپ کا کوئی دوست دے سکتا ہے تو ...

تنویر

باندھو کمر اے قافلو ہے آج بڑا کام

اے اہل جہاں لائے ہیں ہم امن کا پیغام
رحمت کی طرف سب کو بلاتا ہے خود اسلام
پھر شعلے تڑپنے لگے کعبہ کی فضا میں
صدیوں سے تو بیکار پڑے اونگھ رہے ہو

اس دور کے دردوں کی دوا ہے فقط اسلام
چلنا ہے ہمیں توڑ کے ابلیس کے سب دام
حجاج نکل آئے ہیں باندھے ہوئے احرام
باندھو کمر اے قافلو ہے آج بڑا کام

تنویر مسیحائے زماں کی ہے یہ آواز
اے مردو اٹھو زندگی نو کے پیو جام

سعد اللہ جان صاحب ایڈووکیٹ مردان توجہ فرمائیں

تمام محکمانہ چٹھیاں افسران متعلقہ کے عہدے کے پتہ پر آنی چاہئیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

ایک صاحب محترمی سعد اللہ جان صاحب ایڈووکیٹ مردان صوبہ سرحد جو اتفاق سے میرے شاگرد بھی واقع ہوئے ہیں۔ اس لئے مجھے ان کی غلطی پر دوہری حیرانی ہے۔ اپنی ایک زمین کے تنازعہ کے تعلق میں جو ناظم صاحب جائداد اور ان کے درمیان رونما ہے۔ مجھے افسر اعلیٰ جماعت احمدیہ خیال کرتے ہوئے میرے نام کے ساتھ ناظر اعلیٰ کا عہدہ لکھ کر چٹھیاں ارسال فرماتے رہتے ہیں۔ اور چونکہ میں ناظر اعلیٰ نہیں ہوں۔ اور اس معاملہ میں بالکل لاتعلق ہوں۔ مجھے یہ چٹھیاں پوسٹ آفس کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے ناظم صاحب جائداد کو بھجوانی پڑتی ہے۔ جس کی وجہ سے لامحالہ دیر واقعہ ہوتی اور پیچیدگی بھی پیدا ہوتی ہے۔ پس میں اس اخباری اعلان کے ذریعہ محترمی سعد اللہ جان صاحب کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ میں ناظر اعلیٰ نہیں ہوں۔ بلکہ قریباً ڈیڑھ سال سے اس عہدہ سے الگ ہوں۔ اور اگر بالفرض میں ناظر اعلیٰ ہوتا بھی تو پھر بھی اصولاً یہ درست نہیں۔ کہ محکمانہ چٹھیاں کسی فرد کے نام پر بھجوائی جائیں بلکہ ہر چٹھی عہدہ کے پتہ پر جانی چاہیئے۔ اور پتہ میں نام کا اندراج نہیں ہونا چاہیئے۔ ورنہ وصول کنندہ کی بجائے فرستندہ کا زیادہ نقصان ہوگا۔ یہ غلطی بعض دوسرے لوگ بھی کرتے ہیں۔ مگر اس کا سب سے زیادہ ارتکاب صوبہ سرحد کے دوستوں کی طرف سے ہوتا ہے۔ اور مجھے اس صوبہ پر رحم آتا ہے۔ کہ یہ صوبہ جو بعض لحاظ سے سب سے زیادہ توجہ کا مستحق ہے بلا وجہ میرا نام درمیان میں لا کر سب سے زیادہ نقصان اٹھاتا ہے۔

صحیح طریق یہ ہے کہ جس صیغہ سے کسی معاملہ کا تعلق ہو۔ اس صیغہ کے افسر یا ناظر کو بحیثیت عہدہ چٹھی لکھی جائے (نہ کہ نام پر) پھر اگر وہ صیغہ توجہ نہ دے۔ تو ایک دو دفعہ یاددہانی کے بعد ناظر اعلیٰ کو لکھا جائے۔ اور اور اگر ناظر اعلیٰ کی طرف سے بھی عدم توجہی ہے تو پھر حضرت صاحب کی خدمت میں لکھا جائے۔ اس کے علاوہ کوئی اور طریق اختیار کرنا اپنے کام کو خود نقصان پہنچانے کے مترادف ہے۔

You have been warned

خاکسار مرزا بشیر احمد آف قادیان حال رتن باغ لاہور

... ہیڈ ماسٹر بورسٹل جیل لاہور کی طرف سے ... دہ بنت فیض محمد صاحب راج قادیان ... میں آئی ہوئی ہیں۔ مستری صاحب خود یا ...

ضروری اعلان

دفتر حفاظت میں محمد تقی صاحب ... اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ... عمر ۱۴ سال چار پانچ دن سے ... ان کے رشتہ دار اطلاع ملتے ہی انہیں لے جائیں

مرزا ظفر احمد

روزنامہ الفضل
۱۲ اگست ۱۹۴۸ء

پنڈت نہرو کے تازہ ارشادات

پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہند نے پھر ایک اشتعال انگیز اور بے احتیاط تقریر کی ہے۔ جس میں پاکستان کو کھلم کھلا دھمکیاں دی گئی ہیں۔ اور آپ نے پاکستان پر جھوٹ اور مکر و فریب کا الزام اپنی پہلی تقاریر میں لگایا تھا۔ اس کے ثبوت میں بھی چند باتیں فرمائی ہیں۔

آپ نے اپنی تقریر میں یہ الفاظ بھی فرمائے ہیں کہ وہ پاکستان سے سمجھنے کے لئے کافی طاقت رکھتے ہیں۔

ہمیں سمجھ نہیں آئی کہ پنڈت جی کو ایسی بات کہنے کی کیا ضرورت پیش آئی ہے۔ آپ نے اپنی تقریر کا تمام تر انحصار سول ملٹری کی ایک غلط خبر پر رکھا ہے۔ حالانکہ حکومت پاکستان نے اس کی تردید کر دی ہے۔ پھر بھی آپ اس لئے ناراض ہیں۔ کہ پاکستان حکومت نے کیوں تحریراً آپ کے حکم کی تعمیل نہیں کی۔ اور کیوں ایسا جواب دیا ہے۔ جو آپ کو پسند نہیں۔

ہمیں افسوس ہے کہ ہم پنڈت جی سے ایسی باتیں سن رہے ہیں۔ جو آپ جیسے عقلمند آدمی کو کئی بار پہلے غور کرنے کے بعد فرمانی چاہئیں۔ یہ کون نہیں جانتا۔ کہ پاکستان کے ذرائع ہند سے بہت زیادہ محدود ہیں۔ اور ہند بڑی طاقت ہے۔ لیکن آخر اس طاقت کے متعلق اعلان کرنے کی کیا ضرورت تھی۔

بے شک پاکستان کو اس وقت اپنے اندرونی معاملات درست کرنے اور اپنے استحکام کے لئے توجہ دینے کی بڑی ضرورت ہے لیکن ہمارے خیال میں ہند کو بھی اگر پاکستان کے برابر نہ سہی اس سے کم ہی سہی اپنی اندرونی حالت سدھارنے کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ ہند نے انگریزوں سے آزادی حاصل کرنے کے ساتھ ہی بجائے اپنے اندرونی معاملات کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دینے کے لڑائی جھگڑے کی جانب زیادہ رغبت ظاہر کی ہے۔ ہمیں نہیں معلوم کہ اس سے ہند کو کیا فائدہ پہنچا ہے۔ بے شک اس نے جوناگڑھ اور کشمیر پر ناجائز قبضے کئے ہوئے ہیں۔ لیکن اس سے ہند کی نیک نامی کو نقصان ہی پہنچا ہے فائدہ کچھ بھی نہیں ہوا۔

ہمیں خوف ہے کہ پنڈت جی کی حالیہ تقریر ہند اور پاکستان دونوں کے لئے قطعاً مفید ثابت نہیں ہوگی۔ اور دونوں کے درمیان جو تلخیوں کی غیر فطری خلیج حائل کر دی گئی ہے۔ وہ وسیع تر ہو جائے گی۔

کیا موجودہ حالات میں ضروری نہیں تھا۔ کہ پنڈت جی جیسے دانا سیاستدان ایسی خطرناک تقریریں بغیر بہت سے غور و خوض کے نہ فرماتے۔ اور محض قیاس آرائیوں کی بناء پر ایسی تلخ باتیں نہ کہہ ڈالتے۔ جن سے سوا نقصان کے اور کوئی نتیجہ برآمد ہونے کی امید نہیں کرنی چاہیئے۔

پاکستان حکومت نے انڈین یونین کا جو جواب دیا ہے۔ وہ غیر واجب نہیں ہے۔ کیونکہ اس وقت پاکستان حکومت کمیشن کے ممبروں کے ساتھ کئی ایک موضوعات کے متعلق گفتگو کر رہی ہے۔ اور وہ نہیں چاہتی۔ کہ ان باتوں کو ابھی ظاہر کیا جائے۔ اگر وہ ہر ایسے سوال کا جواب دینے لگے۔ تو اس کے یہ معنے ہونگے۔ کہ گفتگو مخفی نہیں رہ سکے گی۔ اس طرح تو بیسیوں سوال پوچھے جا سکتے ہیں۔ اور گفتگو کے اخفا کو نقصان پہونچایا جا سکتا ہے۔

اس لحاظ سے پنڈت جی کا حکومت پاکستان کے جواب پر ناراض ہو کر ایسی باتیں کہہ جانا جو اس صورت میں بھی واجب نہیں تھیں۔ جب حکومت پاکستان کھلا اقبال بھی کر لیتی کہاں تک درست ہے۔ اس کے جواب دینے سے انکار کو اقبال سمجھ لینا انڈین یونین جیسی حکومت کے وزیر اعظم کے لئے تو اور بھی نادرست ہے۔ آپ کو چاہیئے تھا کہ کم از کم اس وقت تک جب تک پاکستان کا اقبال غیر مبہم الفاظ میں ثابت نہ ہو جاتا۔ اس معاملہ کے متعلق اپنی زبان نہ کھولتے۔ تاکہ مزید غلط فہمیاں نہ پیدا ہوں اور معاملہ سنورنے کی بجائے زیادہ نہ بگڑ جائے اور حقیقت معلوم ہونے پر بعد میں پچھتانا پڑے۔

پنڈت جی کا بلحاظ ذات اور عہدہ کے ایسا مقام نہیں ہے۔ کہ جو کچھ آپ کہیں دنیا اسکو نظر انداز کر دے۔ بلکہ آپ کا ہر ہر لفظ دنیا کی رائے عامہ کے ترازو میں تولا جاتا ہے۔ اور انڈین یونین کا وقار آپ کے الفاظ سے بنتا اور بگڑتا ہے۔ اس لئے بھی آپ کو اپنی تقریروں میں نہایت حزم و احتیاط سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ علاوہ ازیں بے احتیاطی سے مونہہ سے نکلے ہوئے الفاظ بعض اوقات نہایت نامرغوب نتائج پیدا کرنے کا موجب ہو سکتے ہیں۔

پروپیگنڈا

پاکستان جن حالات میں سے گزر کر وجود میں آیا۔ وہ ایسے تھے کہ انڈین یونین کو تو تمام کا تمام حکومتی کارخانہ جما جمایا ہاتھ آ گیا۔ مگر پاکستان کو ہر بات میں نئے سرے سے تنظیم کرنے کا تردد کرنا پڑا۔ ہند یونین کو جو جو فوائد اس صورت حال سے پہنچے ہیں۔ اس کی فہرست بڑی طویل ہے اور ہند یونین نے اس فوقیت کا پاکستان کے خلاف استعمال کرنے کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ پاکستان کی فوج پاکستان کا روپیہ و دیگر سامان سب حکومت ہند کے قبضہ میں تھے اور اس نے ان چیزوں کو پاکستان کے حوالے کرنے میں دیدہ دانستہ اتنی تاخیر کی۔ کہ ہر بات پر لڑائی کرنی پڑی۔ اور بیسیوں جھگڑے کے بعد پاکستان کی اشیاء کچھ کچھ ہاتھ لگی ہیں۔

ہند نے اور بھی بہت سے فائدے اٹھائے ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ اس نے تمام دنیا میں اپنے پراپاگنڈہ کے لئے سفارت کا جال پھیلا دیا ہے۔ اور پاکستان اس معاملہ میں اس قدر اس سے پیچھے رہ گیا ہے۔ کہ اسلامی ممالک میں بھی ہند یونین پاکستان کے خلاف اور اپنے حق میں پروپیگنڈا کر رہی ہے۔ چنانچہ ابھی حال ہی میں ہند یونین کے سفیر نے ٹرکی میں نہایت غلط بیان دیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ ہند میں مسلمان بڑے آرام کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

اس سے پہلے ایران میں ہندی سفارت نے ایک منشور حکومت ایران کو پیش کیا تھا جس میں پاکستان کے خلاف زہر اگلا گیا تھا۔ پھر مصر میں بھی یہی کہا گیا۔ اور مصر حکومت نے ہندی سفارت کا غلط پروپیگنڈہ پر مبنی ٹریکٹ دوسری عرب حکومتوں کو بھی بھیجا۔ جس پر عربی اخباروں میں بہت لے دے ہو چکی ہے۔

اسلامی ممالک میں نہیں بلکہ انگلستان اور امریکہ جیسے ممالک میں بھی پاکستان کے پروپیگنڈا کا خاطر خواہ انتظام نہیں۔ اس کے مقابلہ میں انڈین یونین کروڑوں روپیہ ایسے پروپیگنڈہ پر صرف کر رہی ہے اور پاکستان کے خلاف غلط فہمیاں پھیلا رہی ہے۔ چنانچہ انگلستان کے زبردست وزیر خارجہ کے اخبار "نیو سٹیٹسمین اینڈ نیشن" کے ایڈیٹر مسٹر کنگزلے مارٹن نے حال ہی میں ایک نہایت شر انگیز مقالہ پاکستان کے خلاف شائع کیا ہے۔ جس میں پاکستان اور ہند یونین کے مابین جو مسائل کشمیر جوناگڑھ وغیرہ ہیں۔ ان کی تمام تر ذمہ واری پاکستان پر ڈالی ہے اور ہند کو بری الذمہ قرار دیا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ مسٹر مارٹن کا اپیل میں پاکستان نے خاطر خواہ استقبال نہیں کیا تھا۔ لیکن ہمارا خیال ہے جیسا کہ انگلستان کے ہمدردان پاکستان نے بھی کہا ہے۔ برطانیہ میں پاکستان کا پروپیگنڈا جیسا کہ چاہیئے نہیں ہو رہا۔

ہم چاہتے ہیں کہ موجودہ حالات میں پاکستان نے جو کچھ بھی کیا ہے۔ وہ اپنی طاقت سے بڑھ کر کیا ہے۔ اور باوجود واضح کمزوریوں کے دشمن کے ارادوں کو شکست فاش دی ہے لیکن ضروری ہے کہ حکومت پاکستان مغربی اور اسلامی ممالک میں اپنے پروپیگنڈہ کی رفتار تیز کر دے۔ اور ہند غلط فہمیاں پھیلا کر جو ناجائز فائدہ اٹھا رہا ہے۔ اس کو روک دے۔

ماخوذین سندھ کے لئے درخواست دعا

سندھ میں ہمارے نوجوان ایک قتل کے مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ ان مخلص نوجوانوں میں سے بعض واقفین زندگی بھی ہیں۔ احباب ان کی باعزت رہائی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

خاکسار۔ عبد الرحیم احمد ناصر آباد سندھ

درخواست دعا۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت احمدیہ فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ کا صاحبزادہ آفتاب احمد اور پوتا طاہر احمد بوجہ کھانسی بیمار ہیں۔ اور نواسہ محمد ارشد سر پڑا ہونے کی وجہ سے بیمار ہے احباب دعا صحت فرمائیں۔ خاکسار۔ محمد اسمٰعیل کاتب

مظلوم کشمیری مسلمانوں کی امداد اہل پاکستان پر یقیناً فرض ہے

مودودی صاحب کا ایک غلط اور بے محل فتوےٰ!

(مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ)

جناب مولوی ابوالاعلیٰ صاحب مودودی نے ایک شرعی فتویٰ اپنے رسالہ "ترجمان القرآن" بابت ماہ جون ۱۹۴۸ء میں شائع کیا ہے۔ انہوں نے سورہ انفال رکوع ۱۰ کی آیت فان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر الا علی قوم بینکم و بینھم میثاق کے استثنائی حصہ سے استدلال کیا ہے کہ مسلمانانِ پاکستان کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ موجودہ حالات میں اپنے مظلوم بھائیوں مسلمانانِ کشمیر کی مدد و نصرت کریں۔ جناب مودودی صاحب کا یہ فتویٰ نہ صرف بے محل اور مسلمانانِ کشمیر سے انتہائی دشمنی ہے بلکہ بطور اصول قطعی بھی یہ استدلال از روئے آیات قرآنیہ سراسر غلط استدلال ہے۔

سب سے پہلے ہمیں آیت الا علی قوم بینکم و بینھم میثاق کے سیاق سباق پر تدبر کرنا چاہیئے تا آیت کا صحیح مفہوم واضح ہو جائے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:- ان الذین اٰمنوا وھاجروا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ والذین اٰووا ونصروا اولئک بعضھم اولیاء بعض والذین اٰمنوا ولم یھاجروا مالکم من ولایتھم من شیءٍ حتی یھاجروا وان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر الا علی قوم بینکم و بینھم میثاق واللہ بما تعملون بصیر۔ والذین کفروا بعضھم اولیاء بعض الا تفعلوہ تکن فتنۃ فی الارض وفساد کبیر (سورہ انفال رکوع ۱۰) یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے اور مرکز اسلام کی طرف انہوں نے ہجرت کی اور اپنے مال و جان سے راہ خدا میں جہاد کیا۔ نیز وہ لوگ جنہوں نے ان مہاجرین کو پناہ دی اور ان کی مدد کی ہے یہ سب آپس میں ایک دوسرے کے مددگار اور دوست ہیں۔ وہ مومن جو مرکز اسلام کی طرف ہجرت نہ کریں (اور اس طرح مرکز اسلام کی تقویت میں حارج ہوں) تم پر ان کی دنیوی امور میں مدد کی ذمہ داری نہیں ہے جب تک وہ ہجرت نہ کریں۔ ہاں اگر یہ غیر مہاجر مسلمان دینی معاملات کی وجہ سے تم سے طالب مدد ہوں تو ان کی مدد کرنا تم پر فرض ہے۔ لیکن ایسی قوم کے خلاف تم مدد نہیں کر سکتے۔ جس سے تمہارا معاہدہ قائم ہو۔ اللہ تعالےٰ تمہارے کاموں کو دیکھنے والا ہے۔ یاد رکھو کہ کافر تو ایک دوسرے کے مددگار اور دوست ہیں اگر تم باہم مسلمان مسلمانوں کے مددگار اور دوست نہ بنے تو زمین میں شدید فتنہ و فساد برپا ہو جائے گا۔

ان آیات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ شریف سے ہجرت فرمائی اور مدینہ منورہ کو مرکز اسلام اور دار الہجرت مقرر کیا اور کفار نے مسلمانوں سے جنگ کا آغاز کر دیا۔ تو اللہ تعالےٰ نے ادھر ادھر منتشر مسلمانوں کے لئے ضروری قرار دیا کہ وہ حتی الامکان مدینہ شریف میں ہجرت کر کے آئیں اور مرکز اسلام کی تقویت کا موجب بنیں۔ ایسے مسلمانوں کی عام مدد و نصرت کو اس شرط سے مشروط کر دیا کہ وہ ہجرت کر کے مدینہ آ جائیں۔ ہاں مذہب اسلام کی وجہ سے غیر مہاجر مظلوم مسلمانوں کی امداد کو فرض قرار دیا گیا ہے جس میں سے صرف میثاق والی غیر مسلم قوم کا استثناء رکھا گیا ہے پھر اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ سارے مسلمان ایک قوم ہیں اور ایک دوسرے کی مدد و نصرت کرنا سب کا فرض ہے اگر تم ایسا نہ کروگے تو تمہارے اپنے ملک میں بلکہ سارے عالم اسلامی میں فتنہ پیدا ہو جائے گا۔ اور عظیم الشان فساد شروع ہو جائے گا

ان آیات کا مطلب نہایت واضح ہے۔ ہر مسلمان اس بات کا مکلف ہے کہ اپنے مظلوم مسلمان بھائی کی مدد کرے۔ ملکی اور زمانی حدود اس مدد کرنے میں حائل نہیں ہونی چاہئیں۔ یہ حکم اسلامی اخوت و برادری کے زریں قانون کا لازمی نتیجہ ہے اسلام نے اس قانون کے ساتھ ساتھ معاہدات کی پابندی کی بھی اشد تاکید فرمائی ہے۔ اسی لئے اس موقعہ پر بھی الا علی قوم بینکم و بینھم میثاق کا استثناء ذکر فرما دیا ہے۔ کیونکہ اسلام معاہدہ شکنی اور ظلم و تعدی کا کسی حال میں بھی روادار نہیں ہے۔

خدائے حکیم کے پر حکمت کلام پر غور کریں۔ تو عجیب لطف آتا ہے۔ جب اللہ تعالےٰ نے مظلوم مسلمان بھائیوں کی مدد کا حکم دیا۔ تو ڈر تھا کہ بعض جذباتی طبائع اسی رو میں بہ کر معاہدات کو پس پشت نہ پھینک دیں۔ اس لئے ارشاد فرمایا الا علی قوم بینکم و بینھم میثاق۔ اس پر یہ خطرہ تھا کہ بعض غیر معمولی احتیاط کرنے والے یا اندرونی طور پر دشمنوں کا آلہ کار بننے والے مسلمان "میثاق" کی آڑ میں اپنے مظلوم بھائیوں کو دشمن کے رحم پر نہ چھوڑ دیں اور اپنی قوم کو ان کی مدد و نصرت سے دستکش رہنے کا مشورہ نہ دیں۔ اسلئے اللہ تعالےٰ نے معاً فرمایا۔ والذین کفروا بعضھم اولیاء بعض الا تفعلوہ تکن فتنۃ فی الارض وفساد کبیر۔ پس یہ آیات دراصل اس غرض سے بیان ہوئی ہیں کہ مسلمان اپنے مظلوم مسلمان بھائیوں کی مدد و نصرت کو فرض سمجھیں نہ یہ کہ ان کی اعانت سے گریز کریں ظالم قوم سے اگر ہمارا میثاق ہے، تو یہ حالت ایک استثنائی حالت ہے۔ اس وقت پابندیٔ میثاق مقدم ہوگی

اب یہ امر غور طلب ہے کہ میثاق سے کیا مراد ہے؟ اور کیا وہ میثاق پاکستان اور ہندوستان میں ہو چکا ہے؟ ظاہر ہے کہ آیت، فعلیکم النصر الا علی قوم بینکم و بینھم میثاق میں وہ معاہدہ مراد ہے۔ جس میں فریقین ایکدوسرے کے خلاف کسی کی مدد نہ کرنے یا باہم عدم اعتداء کا اقرار کریں لفظ "فعلیکم النصر" اس کے لئے بطور قرینہ موجود ہے۔ اگر لفظ "میثاق" سے اس جگہ معین معاہدہ مراد نہ ہو تو آیت کا مطلب بالکل مبہم ہو جائیگا کیونکہ بعض قسم کی پابندیاں تو متحارب فریق دوران جنگ میں بھی تسلیم کرتے ہیں۔ اس "میثاق" کی تشریح سورۃ نساء کی آیت وان کان من قوم بینکم و بینھم میثاق فدیۃ مسلمۃ الی اھلہ سے بھی ہوتی ہے یعنی اگر ایک مسلمان غلطی سے کسی مسلمان کے ہاتھوں قتل ہو جائے جو تمہارے دشمن قوم کا فرد تھا تو کفارہ میں ایک مومن گردن (غلام) کا آزاد کرنا تو واجب ہے۔ مگر اس قوم کو دیت نہ دی جائیگی۔ لیکن اگر وہ مقتول مسلمان ایسی قوم کا فرد ہے جسکا تمہارے ساتھ میثاق ہے۔ تو مومن گردن کی آزادی کے علاوہ اس قوم کو اس مقتول کا خون بہا یا دیت بھی ادا کی جائیگی۔ اللہ تعالےٰ نے یہ فرق دکھایا ہے کہ دشمن قوم اس مال کو مسلمانوں کے خلاف استعمال کرتی ہے۔ مگر جس قوم نے مسلمانوں سے عدم اعتداء کا معاہدہ کر رکھا ہے وہ اس مال کو مسلمانوں کے خلاف استعمال نہیں کرے گی۔ پس بنظر آیت، فعلیکم النصر الا علی قوم بینکم و بینھم میثاق میں "میثاق" سے معاہدۂ عدم اعتداء یا معاہدہ عدم نصرت اعداء مراد ہے نہ کہ عام قسم کا تجارتی یا لین دین کا معاہدہ یا تقسیم املاک۔ و اسلحہ کا معاہدہ

اب اگر یہ سوال ہو کہ آیا اس قسم کا کوئی معاہدہ پاکستان اور ہند میں موجود ہے تو جناب مودودی صاحب خود اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ:-

"کشمیر کے معاملہ میں حکومت ہند اور حکومت پاکستان کا کوئی معاہدہ نہیں ہوا۔ بلکہ یہ معاملہ ان کے درمیان مابہ النزاع ہے اور حکومت پاکستان انڈین یونین کے ساتھ کشمیر کے الحاق کو تسلیم کرنے سے انکار کر چکی ہے"

(ترجمان القرآن جون ۴۸ء صفحہ ۱۲۱)

حیرت ہے کہ اس اقرار کے باوجود مودودی صاحب پاکستانی مسلمانوں کو کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کی مدد و نصرت سے روکتے ہیں اور قرآن مجید کا نام لے کر روکتے ہیں افسوس صد افسوس! طرفہ یہ ہے کہ مودودی صاحب مہاراجہ کشمیر کے انڈین یونین سے الحاق کے "میثاق" کے باوجود کہتے ہیں کہ وہ اہل کشمیر اپنی جان و مال اور آبرو کی حفاظت کے لئے جو جنگ کر رہے ہیں وہ تو جہاد کے حکم میں ہے"، لیکن حکومت پاکستان کے "میثاق" نہ ہونے کے باوجود پاکستانی مسلمانوں کو کشمیری مجاہدین کی امداد سے روک رہے ہیں۔

ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا

جناب مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ "اگر کشمیر کے معاملہ کی نزاکت ہمارے لئے حد برداشت سے متجاوز ہو چکی ہے۔ تو ہم کو اپنی حکومت پر زور دینا چاہیئے کہ وہ حکومت ہند کیساتھ اپنے معاہدانہ تعلقات ختم کر کے کشمیر کے معاملہ میں کھلم کھلا فوجی مداخلت کرے" جہاں تک حکومت پاکستان پر زور دینے کا معاملہ ہے یہ سوال اسوقت پیدا ہوتا ہے جب حکومت پاکستان کا حکومت ہند سے کوئی معاہدہ عدم اعتداء قائم ہوتا۔ اگر ایسا میثاق موجود ہوتا تو بے شک مسلمانان پاکستان بھی اس معاہدہ کے پابند ہوتے۔ لیکن جب ایسا میثاق موجود ہی نہیں اور خود حکومت پاکستان اس کی تصریح کر چکی ہے تو بعض تجارتی قسم کے معاہدات کو بنا کر مسلمانان پاکستان کو مظلوم اہل کشمیر کی امداد سے روکنا اسلام یا مسلمانوں سے وفاداری قرار نہیں دی جا سکتی۔ باقی حکومت پاکستان اپنے حالات اور مصالح کو خوب سمجھتی ہے اگر وہ کسی وجہ سے اس وقت حکومت ہند سے اعلان جنگ نہیں کرتی یا کشمیر کے معاملہ میں فوجی مداخلت نہیں کرنا چاہتی تو یہ امر مسلمانان پاکستان کو اپنے مظلوم کشمیری بھائیوں کی امداد سے نہیں روک سکتا۔

جناب مودودی صاحب سے استفسار کنندہ صاحب نے عرض کیا تھا کہ:-

"اگر ایک ملک کے باشندے سرحد پار کی کسی جنگ میں کسی فریق سے ہمدردی رکھتے ہوں اور بطور خود اس کی مدد کے لئے جائیں تو یہ معاہدانہ تعلقات کی خلاف ورزی نہیں ہے۔ خود حکومت پاکستان اس کی ذمہ داری سے اپنی براءت کا اظہار کر چکی ہے۔ بین الاقوامی قانون کی رو سے بھی یہ بالکل جائز ہے کہ ایک ملک کے باشندے کسی ایسی طاقت کے خلاف لڑنے کے لئے بطور خود رضاکار بن کر جائیں جو ان کے نزدیک ظالم ہو رہا ہے دونوں فریقوں سے یا کسی ایک فریق سے ان کے ملک کی حکومت کا معاہدہ دوستی قائم ہو"

اس واضح استفسار کے جواب میں مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ:-

"آپ کا یہ استدلال بالکل صحیح نہیں ہے کہ حکومتوں کے باہمی معاہدات کے باوجود ہمارے افراد اپنی ضمیر کی آواز کے مطابق سرحد پار کی کسی جنگ میں رضاکارانہ حصہ لے سکتے ہیں آپ اس طرز عمل کے لئے بین الاقوامی دستور کو حجت میں پیش کرتے ہیں مگر ہمارا کام دنیا کے کسی بین الاقوامی دستور کی پیروی کرنا نہیں بلکہ اگر ہم مسلمان ہیں تو ہمیں صرف قرآن کے قانون کی پیروی کرنی چاہیئے۔" (ترجمان القرآن صفحہ ۱۲۳)

مودودی صاحب کا یہ جواب کس قدر غیر متعلق اور مغالطہ آفرینی پر مبنی ہے۔ پہلے زمانہ میں "ان الحکم الا للّٰہ" کا نعرہ لگانے والوں سے ایک بزرگ نے فرمایا تھا کہ "کلمۃ حق ارید بھا باطل"۔ اسی طرح جناب مودودی صاحب کا یہ قول تو درست ہے کہ مسلمانوں کو قرآن کریم کی پیروی کرنی چاہیئے اور اس کے مقابلہ پر کسی بین الاقوامی دستور کی پیروی نہیں کرنی چاہیئے نیز یہ بھی درست ہے کہ اسلامی حکومت کے قومی معاہدات کی پابندی جملہ افراد پر واجب ہے۔ مگر ان اقوال سے مودودی صاحب کا مدعا اس وقت یہ ہے کہ مسلمان اپنے اہل کشمیر مظلوم بھائیوں کی مدد نہ کریں۔ ان کا یہ مدعا سراسر باطل ہے۔ میں کہتا ہوں کہ قرآن مجید نے ارشاد فرمایا ہے کہ معاہدہ کی پابندی کرو مگر کسی معاہدہ کا دائرہ اس کی حد بندی اور تعین تو معاہدہ کے الفاظ اور اس کی مسلمہ تشریح سے ہوگی۔ جب بین الاقوامی قانون کو فریقین تسلیم کرتے ہیں۔ اور قرآن مجید کے قانون کو صرف حکومت پاکستان مانتی ہے۔ حکومت ہند تسلیم نہیں کرتی اب حکومت ہند اور حکومت پاکستان کے درمیان اگر کوئی معاہدہ ہوگا تو اس کی تشریح مسلمہ فریقین وہی ہوگی جو بین الاقوامی دستور کے رو سے ثابت ہوگی۔ اور جب بین الاقوامی دستور کے رو سے افراد کا رضاکارانہ طور پر مظلوم کی امداد کے لئے جانا معاہدہ (اگر کوئی ہو) کے خلاف نہیں ہے تو گویا یہ تشریح فریقین کی مسلمہ تشریح ہے۔ اس پر یہ کہنا کہ ہم بین الاقوامی دستور کے پابند نہیں۔ ہم قرآن مجید کے پابند ہیں کس معقولیت پر مبنی ہے؟ اگر قرآن مجید کے ارشاد اور بین الاقوامی دستور میں تضاد ہوتا تب تو یہ فقرہ مناسب تھا۔ مگر اب جبکہ ایسی صورت نہیں یہ محض ایسا بیان "کلمۃ حق ارید بھا باطل" کا مصداق ہے۔ حدیث نبوی "الناس علی

شرو طھم" کے مطابق اس جگہ فریقین اس تشریح کے پابند ہیں جو ان کی مسلمہ تشریح ہے یہ اس وقت کی بات ہے۔ جب دونوں حکومتوں میں کوئی معاہدہ عدم نصرت موجود ہو۔ لیکن اب جبکہ سرے سے ایسا معاہدہ ہی موجود نہیں تو بر بنا آیت قرآنی کو پیش کر کے مظلوم کشمیری مسلمانوں کی مدد و نصرت سے مسلمانان پاکستان کو منع کرنا ظلم نہیں تو اور کیا ہے؟

قرآن مجید اس سے بھرا پڑا ہے کہ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے مظلوم بھائیوں کی مدد کریں اور ظالموں کا ہاتھ روکیں۔ احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بار بار پکار رہی ہیں کہ مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں۔ جب اس جسم کے کسی عضو کو تکلیف پہنچے تو سارا جسم بے چین ہو جاتا ہے۔ سرزمین کشمیر جو مسلمانوں کا علاقہ ہے از روئے قانون نیز جغرافیائی حالت کے لحاظ سے وہ پاکستان کا حصہ ہے۔ اور اس کا الحاق ہر حال میں پاکستان سے ہونا چاہیئے۔ اس علاقہ پر انڈین یونین ناجائز طور پر، بین الاقوامی قانون، اور اپنے مسلمات کے بھی سراسر خلاف قبضہ کرنا چاہتی ہے۔ اس ملک کے باشندے اس غاصبانہ قبضہ کی مزاحمت کر رہے ہیں۔ وہ ہندوستانی اور ڈوگرہ فوجوں کے ہر قسم کے ظلم و تشدد کا شکار بن رہے ہیں۔ اب مظلوم کشمیری مسلمان اپنے پاکستانی مسلمان بھائیوں سے امداد کے طالب ہیں اور پاکستانی مسلمان ان مظلوموں کی امداد پر کمر بستہ ہو رہے ہیں۔ کوئی معاہدہ کوئی قانون، کوئی اخلاقی یا شرعی پابندی ان مظلوموں کی امداد سے نہیں روک سکتی مگر مودودی صاحب ہیں کہ بے محل اور بے موقع غلط فتوے دے کر مسلمانوں کے دلوں میں بددلی پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کی دستگیری فرمائے اور انہیں ظالموں کے ظلم سے بچائے اور مسلمانوں کی سلطنت پاکستان کے استحکام کے سامان پیدا فرمائے۔ اور اسے اندرونی اور بیرونی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رکھے اور اس سلطنت کو حقیقی اور مکمل طور پر اسلامی سلطنت بنائے۔ آمین یا رب العلمین۔

اعلان

میاں مولا بخش صاحب باورچی نے قادیان سے مبلغ پندرہ روپے برائے ادائیگی عبد القدیر صاحب بھجوائے ہیں۔ مولا بخش صاحب کے لڑکے عبد القدیر صاحب یہ رقم دفتر محاسب سے آ کر وصول کر لیں۔

(محاسب)

ضروری اعلان!

نواب زادہ میاں محمد عبد اللہ خاں صاحب آف مالیر کوٹلہ حال نصرت آباد اسٹیٹ کی طرف سے اخبار الفضل میں ایک اشتہار "سندھ میں خرید اراضی کا نادر موقعہ" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ جس کے ذریعہ سے انہوں نے اعلان کیا ہے کہ وہ احباب جو سندھ میں اراضی خرید کرنے کے خواہاں ہوں انہیں عمدہ اراضی ایک سو دس روپیہ فی ایکڑ کے حساب سے وہ خرید کر دے سکتے ہیں۔ اور یہ کہ خواہشمند احباب اگر رقبہ خریدنا چاہیں۔ تو دفتر محاسب میں ان کے حساب میں روپیہ بھجوا دیں"۔

اس بارہ میں احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تا اطلاع ثانی کوئی دوست اس اراضی کی خرید کے متعلق فیصلہ نہ کریں۔ نظارت امور عامہ اس زمین کی تقسیم کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر رہی ہے۔ جس کے ممبران کا الگ اعلان کیا جائے گا۔ نظارت ہذا کے اس اعلان سے قبل جو دوست رقوم بھجوا چکے ہوں وہ اپنے ناموں سے نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔

نظارت امور عامہ کی طرف سے مندرجہ ذیل استفسارات کی ایک چٹھی نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو لکھی گئی ہے۔ جو احباب کی اطلاع کے لئے شائع کی جا رہی ہے۔

(۱) کمیشن کس سے وصول کیا جائے گا اگر گاہک سے۔ تو کیا کمیشن ہوگا۔ یعنی ایک سو دس روپیہ پورا فروخت کنندہ کو دیا جائے گا۔ بے شک فروخت کنندہ سے جو کمیشن چاہیں۔ لیں وہ جائز ہے لیکن اگر ایک سو دس قیمت چھپی ہے تو ایک سو دس فی ایکڑ کی پوری رسید فروخت کنندہ کو دینی ہوگی۔

(۲) زمین چونکہ کئی خریداروں کی ہوگی۔ اسلئے نظارت امور عامہ ایک کمیٹی اس غرض سے مقرر کرے گی۔ تا منصفانہ تقسیم ہو کسی ایک شخص کو تقسیم کرنے اجازت نہ دی جائے گی۔

(۳) اگر سودا نہ ہو تو روپیہ فوراً پورے کا پورا ہر خریدار کو بلا تاخیر ادا کرنے کی ذمہ داری جائے۔ اور اس شخص کا نام بتایا جائے جو اس روپیہ کو پورے کا پورا فوراً ادا کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔ اندریں صورت تا تکمیل تقسیم روپیہ ایسے ذمہ دار شخص کے نام خزانہ صدر انجمن میں محفوظ رہے گا۔

(۴) تین ماہ سے زیادہ کی مہلت آج سے مقرر نہ ہو یعنی یا تین ماہ کے اندر زمین۔ کمیٹی حسب قاعدہ تقسیم کرے یا نومبر ۴۸ء کے پہلے ہفتہ میں سب رقم خریداروں کو سلسلہ کی معرفت مل جائے۔

ان امور کے تصفیہ کے بغیر اس اشتہار کے شائع کرنے کی اجازت نہیں بعد کے جھگڑوں سے بچنے کے لئے مندرجہ بالا شرائط سلسلہ نے تجویز کی ہیں جو دوست اس اعلان کے بعد روپیہ دیں گے۔ ان کا کوئی مقدمہ اس بارہ میں سلسلہ نہ سنے گا۔ لیکن اس اعلان سے پہلے جو لوگ روپیہ دے چکے ہیں۔ ان کا روپیہ وصول کرنے کے لئے سلسلہ کوشش کرے گا۔ (ناظر امور عامہ)

خطرہ کا دن آنے والا ہے اس سے پہلے پہلے تیار ہو جاؤ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"مت سمجھو کہ خطرہ گذر گیا ہے۔ خطرہ اس سے بھی زیادہ شدید پیش آنیوالا ہے جتنا کہ پیچھے آیا۔ اگر اس کے آنے سے پہلے ہم لوگ تیاری کر لیں۔ تو یقیناً اللہ تعالےٰ دشمنوں کو ہماری جماعت پر وار نہیں کرنے دیگا۔ لیکن اگر ہم غفلت کرینگے تو اللہ تعالےٰ غنی ہے۔ وہ ان لوگوں سے جو اس کے بنائے ہوئے قانونوں سے فائدہ نہیں اٹھاتے بیزاری ظاہر کرتا ہے۔ اور ان کی مدد سے دستکش ہو جاتا ہے۔ پس وقت کو سمجھو۔ اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو۔۔۔۔۔ ہر قسم کی مالی اور جسمانی قربانی کرنے اور وقت کو ضائع ہونے سے بچانے کی پوری کوشش کرو۔۔۔۔۔ جب تک انسان اپنے آپ پر موت وارد نہیں کرتا اور ایک نیا وجود نہیں بن جاتا۔ اس وقت تک اس کی عادتیں دور نہیں ہوتیں۔ پس اپنے پہلے وجود کو مار دو اور ایک نیا وجود پیدا کرو۔ تا کہ تمہاری سستی اور غفلت کی عادتیں جاتی رہیں۔ خطرہ کا دن آنیوالا ہے۔ اس سے پہلے پہلے تیار ہو جاؤ تا تمہاری قربانی کو دیکھ کر خدا تعالےٰ کی غیرت بھی بھڑکے اور وہ کہے کہ میرے بندوں سے جو کچھ ممکن تھا وہ انہوں نے کر لیا۔ اب جو کسر باقی ہے وہ مجھے پوری کرنی چاہیئے"

پس احباب جماعت کے لئے موقعہ ہے کہ خطرہ کے آنے سے قبل تیاری کر لیں۔ اس تیاری کی مالی شق کو حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے "تحریک ستمبر" کے نام سے موسوم فرمایا ہے۔ جس کا خلاصہ حضور ہی کے الفاظ میں درج ہے:-

"اس سال جو تحریک کی گئی ہے اس کا ادنیٰ درجہ ۱/۲ ۱ فیصدی ہوگا اور اس کا درجہ ۱/۲ ۲ تک کا رکھا گیا ہے تا کہ پچھلے موعودہ چندوں کی مقدار ۱/۲ ۱۲ فیصدی سے زیادہ نہ ہو جائے ہر ایسا شخص اپنے موعودہ چندہ کے مطابق چندہ دے گا۔" (نظارت بیت المال)

خرطوم سے کیپ ٹاؤن تک

ایک معلومات افزاء مقالہ

(الفضل کے خاص نامہ نگار خصوصی مقیم مشرقی افریقہ کے قلم سے)

(۲)

(۳)

اب ہم یوگنڈا سے نکل کر کینیا کالونی میں داخل ہوتے ہیں۔ کینیا کالونی وہ علاقہ ہے جسے بہت حد تک ہندوستانیوں نے آباد کیا۔ اور اندرون ملک کے رستے کھولے۔ جن جن مشکلات کا سامنا ہندوستانیوں کو اس ملک کی آبادی و ترقی کے لئے کرنا پڑا ہے کوئی انصاف پسند انسان اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ لیکن دنیا کے حالات بدلتے رہتے ہیں اور ان کا فتنی المقدور ساری اقوام پر پڑتا ہے۔ موجودہ سیاسیات کا رخ کچھ ایسا ہے کہ جب سے اس ملک میں ہندوستانیوں کے لئے آئندہ ترقی کا امکان بہت کم ہوگا۔ برطانیہ کی بڑھتی ہوئی آبادی برطانیہ کی خوشحالی پر اثر انداز ہو رہی ہے اور کم از کم ایک کروڑ آدمیوں کو وہ مختلف نو آبادیات میں بھیجنا چاہتے ہیں۔ ہندوستان سے اور مشرق وسطی اور فلسطین سے برطانوی فوجیں نکل رہی ہیں۔ کینیا کالونی کی آب و ہوا زیادہ موزوں ہے۔ علاقہ زرخیز ہے کھلے میدان پڑے ہیں ذرائع آمد و رفت کو وسیع اور عمدہ کیا جا رہا ہے جس کے پیش نظر کینیا کالونی کا مستقبل عمدہ دکھائی دیتا ہے۔ ممباسہ بندرگاہ کے قریب اندرون علاقہ میں میلین روڈ کو ملٹری ٹاؤن بنایا جا رہا ہے۔ جہاں دن رات ہزاروں مزدور اور سینکڑوں سپروائزر انجنیئرز اور دوسرے ماہرین فن کام کر رہے ہیں۔ ہمارے ہندوستان سے ملٹری سٹور اور فوجیں لا کر رکھی جا رہی ہیں۔ ادھر زیادہ سے زیادہ آبادکاروں کو انگلستان سے کو بسانے کی سکیمیں اور انتظامات ہو رہے ہیں گذشتہ دنوں مسٹر ڈیس ومورلیمز نائب وزیر نو آبادیات جو مشرقی افریقہ کے دورہ پر آئے ہوئے تھے واپس جاتے ہوئے اپنی تقریر میں کہا کہ ابھی کینیا کے حالات اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ اس میں اور آبادکاروں کو لا کر بسایا جائے۔ یورپین کو زیادہ سے زیادہ ملکی معاملات میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کے مواقع دیئے جائیں۔ غیر اقوام کے مقابل میں ان کے ممبر کینیا کونسل میں زیادہ ہیں۔ حالانکہ آبادی کے لحاظ سے افریقن عرب اور ہندوستانی ہر ایک قوم کی آبادی کے مقابلہ میں یہ تھوڑے ہیں۔ نت نئے قوانین اس قسم کے بنائے جا رہے ہیں۔ جو ہندوستانیوں کے لئے مشکلات میں اضافہ کا موجب ہونگے۔ جہاں تک اصل باشندوں کا تعلق ہے حکومت کو ان کی ترقی کا خیال ہے۔ کونسل میں ان کی نمائندگی کا بہت حد تک انتظام کر دیا ہے۔ افریقن ممبر افریقن حقوق کی نگہداشت کرتے ہیں۔ لیکن یہ ممبر ابھی نامزد کئے جاتے ہیں۔ ان کی تعلیم کے لئے متعدد سکول کھولے گئے ہیں۔ اعلی تعلیم کے لئے سارے مشرقی افریقہ کے واسطے میکریرے کالج ہے۔ جس کو کینیا کی گورنمنٹ بہت بڑی گرانٹ سالانہ دیتی ہے۔ مگر اس کے مقابل خود افریقن بھی بہت بڑی رقم ٹیکس کی صورت میں حکومت کو دیتا ہے۔ بلیہ مراج کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ ۵ افریقن جو کام کرتے ہیں ان کی سالانہ تنخواہ اندازہ ۲۵۰ شلنگ ہے اس میں سے ۵۰ شلنگ اس کے سالانہ ٹیکس یعنی ۲۰ فی صدی کے قریب نکل جاتے ہیں۔ یہ وہ ٹیکس ہیں جو انہیں براہ راست یا بالواسطہ طور پر ادا کرنے پڑتے ہیں۔ اس قسم کے ٹیکس کی سالانہ مجموعی رقم جو افریقنوں سے حکومت کو ملتی ہے۔ وہ بیس لاکھ پونڈ کے قریب ہے ان اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ افریقن غیر معمولی طور پر بہت بڑی رقم ادا کر رہے ہیں۔ اور اس پر لطف یہ کہ پرائمری تعلیم تک کے اخراجات خود افریقن کو بہت حد تک برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ ان حالات افریقن میں تعلیم کی ترقی بہت جلد امکان سے باہر ہے۔

پھر حال ہی میں بعض ماہرین تعلیم نے واضح الفاظ میں اس بات کو ظاہر کیا ہے کہ افریقن کو جس قسم کی تعلیم دی جا رہی ہے یہ ان کے حالات کے مقتضا موزوں اور مناسب نہیں۔ ڈاکٹر آر۔ ڈبلیو۔ ہولینڈ جو ٹیمپل ٹیوٹ کے ڈائرکٹر ہیں۔ وہ آج کل کینیا میں آئے ہوئے ہیں حالات کا جائزہ لینے کے بعد انہوں نے نیروبی روٹری کلب میں ایک تقریر کے دوران میں کہا۔ وہ قومیں جو ابھی تہذیب و تمدن کے ابتدائی اسباق پڑھ رہی ہیں۔ ان میں الیٹریٹی تعلیم پیدا کرنا دینا غلطی ہے۔ اس قسم کی تعلیم ان کے لئے نہ مفید ہو سکتی ہے۔ اور نہ ہی وہ اس تعلیم کو حاصل کر کے مفید شہری بن سکتے ہیں۔ کینیا کو اس بارے میں ڈاکٹر موصوف نے متنبہ کرتے ہوئے کہا۔ "تم ایک افریقن کو ان طریقوں کے مطابق جو یورپ میں رائج ہیں۔ یا انگلستان میں جہاں کہ خواتین گذشتہ کئی صدیوں سے تہذیب و تمدن کے گہوارہ میں پرورش پا رہے ہیں۔ ہرگز تعلیم دے کر مفید مقصد نہیں حاصل نہیں کر سکتے۔ جبکہ افریقن ایک ہزار سال ابھی پیچھے ہیں۔ اس دوران میں ڈاکٹر نے مجوزہ کی کہ افریقن کے لئے اس کی موجودہ ضروریات اور حالات کے پیش نظر الگ قسم کے نصاب۔ الگ طرز کے امتحانات اور طریقہ تعلیم ہونا چاہیئے۔ یورپین تعلیم کی بجائے افریقن تعلیم کو نافذ کیا جائے۔ جہاں تک انگریزی زبان سکھلانے یا اس میں پڑھانے کا سوال ہے۔

یہ ضرور ہے۔ بہر حال کینیا کے اصل باشندوں کی ترقی کی موجودہ رفتار ایسی نہیں ہے جس کے متعلق یہ کہا جا سکے۔ کہ بہت جلد حکومت خود مختاری کے قابل ہو سکیں۔ بلکہ خیال کیا جاتا ہے کہ ایک عرصہ کے بعد یورپین کی اپنی ہی حکومت درجہ نو آبادیات کے رنگ میں ہوگی۔ افریقہ کے طور طریقوں کے مطابق ہو جائیگی۔ جس میں رنگ و نسل کا امتیاز نمایاں ہوگا:۔

ایک خاص درخواست دعا

مدرسہ احمدیہ جماعت اول کا ایک بنگالی طالب علم احمد صادق صاحب محمود عرصہ کئی ماہ سے کھانسی اور بخار کے عارضہ سے بیمار ہے۔ عزیز احمد صادق نہایت ذہین اور ہونہار طالب علم ہے۔ اور نہایت مخلص ماں باپ کا بیٹا ہے۔ مدرسہ کی طرف سے اس کے علاج معالجہ میں پوری کوشش کی گئی۔ سرگودھا میں اس کا معائنہ کرایا گیا۔ چنیوٹ کے ہسپتال میں اس کا علاج ہوتا رہا۔ آخر قریباً ڈیڑھ ماہ قبل عزیز موصوف کو میو ہسپتال لاہور میں داخل کرایا گیا۔ اس ظاہری علاج کے علاوہ احباب و بزرگان سلسلہ سے صحت کے لئے دعا کی بھی درخواست کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ عزیز احمد صادق اب روبصحت ہے۔ اور چند دن ہوئے کہ ہسپتال سے شفایاب ہو کر واپس آ گیا۔ تاہم ضعف اور نقاہت ابھی باقی ہے۔ احباب کی دعاؤں کے شکریہ کے ساتھ مزید درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو مکمل صحت عطا فرمائے۔ اور اسے خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین۔ ثم آمین (خاکسار پرنسپل جامعہ احمدیہ)

تفسیر القرآن (انگریزی) کے خریداروں کی خدمت میں گذارش

تفسیر القرآن انگریزی کے خریداروں کی خدمت میں گذارش ہے کہ دفتر کو آرڈر دیتے وقت وہ اپنا پتہ صاف اور خوشخط تحریر فرمایا کریں۔ بعض احباب آرڈر دیتے وقت اپنا پتہ شکستہ الفاظ میں لکھ دیتے ہیں۔ اور جب وہ نہ پڑھے جانے کی وجہ سے دفتر ان کے ارشاد کی تعمیل نہیں کر سکتا تو ناراض ہوتے ہیں۔

دوسری گذارش مغربی پاکستان سے باہر (یعنی مشرقی پاکستان۔ ہندوستان اور دیگر ممالک) کے احباب سے یہ ہے۔ کہ جو آرڈر وہ قرآن کریم انگریزی کے وی پی بھجوانے کے لئے دیتے ہیں۔ اس کی اسی وقت تعمیل کر دی جاتی ہے۔ لیکن چونکہ وی پی معمولی ڈاک میں بھجوایا جاتا ہے۔ کیونکہ ہوائی ڈاک میں نہیں بھجوایا جا سکتا۔ اور آج کل ڈاک کا انتظام بھی نہایت خراب ہے۔ اس لئے احباب کو وی۔ پی ملنے میں بہت دیر لگ جاتی ہے۔ جس میں ان کو یہ شبہ ہوتا ہے کہ ان کے ارشاد کی تعمیل نہیں کی گئی۔ بنگال مالابار اور حیدرآباد دکن کے علاقہ جات کو جو وی۔ پی ماہ جون میں بھیجے گئے تھے۔ وہ بھی ابھی تک وہاں نہیں پہنچے۔ یہی حال دوسرے ممالک کا ہے۔

احباب مطمئن رہیں کہ ان کے وی۔ پی اپنے وقت پر انہیں مل جائیں گے (انچارج دفتر تفسیر القرآن انگریزی)

خوشخبری

تفسیر کبیر جلد اول جو سورۃ فاتحہ و سورۃ البقرہ کے ۹ رکوعات پر مشتمل ہے۔ مجلد تیار ہو گئی ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خرید سکتے ہیں۔ نیز جن دوستوں نے پیشگی رقوم ارسال کی ہیں اور وہ چاہتے ہیں۔ کہ تفسیر بذریعہ ڈاک بھیجی جائے۔ انہیں چاہیئے کہ محصول ڈاک و پیکنگ کا خرچ مبلغ ۱/۱۰/- پہلے (صرف پاکستان و ہندوستان) بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ کیونکہ اکثر اوقات وی۔ پی واپس کر دیئے جاتے ہیں۔ یا عرصہ دراز تک وصول نہیں ہوتے جس سے سلسلہ کو نقصان پہنچتا ہے۔ لہذا تفسیر بذریعہ وی۔ پی کسی صورت میں نہیں بھیجی جائے گی۔

قیمت۔ ا جلد (مجلد) ۵ ــــ ۸ ــــ ۰ خرچ محصول ڈاک و پیکنگ ۱ ــــ ۱۰ ــــ ۰

غیر مجلد ۴ ــــ ۰ ــــ ۰ " " " " ۱ ــــ ۲ ــــ ۰

پتہ:۔ وکیل الدیوان تحریک جدید جونت بلڈنگ جودھامل روڈ۔ لاہور

خط و کتابت کرتے وقت چیٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

ہماری تبلیغی جدّوجہد

رپورٹ از یکم جولائی تا ۳۱ جولائی ۱۹۴۸ء

عرصہ زیر رپورٹ میں پاکستان اور ہندوستان میں ۱۰۸ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ روزانہ اوسط چار کس رہی۔ ان نومبائعین میں سے مبلغین سلسلہ کی تبلیغ کے ذریعہ ۳۳ اور احباب جماعت ہائے احمدیہ کی تبلیغ کے ذریعہ ۴۳ اور باقی ۳۲ نومبائعین اپنی تحقیق کی بنا پر احمدی ہوئے۔ مبلغین اور احباب جماعتہائے احمدیہ جن کے ذریعہ بیعتیں ہوئی ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

(انچارج دفتر بیعت رتن باغ لاہور)

گذشتہ سے پیوستہ

نمبر شمار	تبلیغ کنندہ معہ پورا پتہ	تعداد بیعت	نمبر شمار	تبلیغ کنندہ معہ پورا پتہ	تعداد بیعت
۲۸	عبد الکریم خان ہانبٹہ ضلع مظفر نگر	۱	۳۷	محمد منشی خان مبلغ کنجروڑ ضلع سیالکوٹ	۱
۲۹	مولوی عبد المجید صاحب خطیب مبلغ دوالمیال ضلع جہلم	۱	۳۸	فیاض احمد صاحب سکنہ [illegible] ضلع سیالکوٹ	۱
۳۰	سید محمد شاہ صاحب [illegible] کشمیر	۳	۳۹	[illegible] الدین صاحب سکنہ [illegible] ضلع گوجرانوالہ	۹
۳۱	ابوالحسن صاحب سکنہ کوسبی	۱			
۳۲	حکیم [illegible] الدین صاحب مبلغ بمبئی	۱	۴۰	حکیم [illegible] الدین صاحب سکنہ [illegible] ضلع مظفر گڑھ	۱
۳۳	کبیر الدین احمد صاحب لکھنؤ	۱			
۳۴	چوہدری اعظم علی صاحب سینئر سب جج و امیر جماعتہائے احمدیہ کیمبل پور	۱	۴۱	محمود احمد صاحب مبلغ [illegible] ضلع سیالکوٹ	۵
۳۵	ملک عبد الرحمن صاحب خادم پلیڈر گجرات	۱	۴۲	[illegible] صاحب [illegible] کوئٹہ	۳
۳۶	ڈاکٹر علی صاحب اسلامیہ ہائی سکول اوکاڑہ	۱			

تحریک جدید کا چندہ بذریعہ تار

مکرم سید مقبول احمد صاحب ڈھاکہ سے اپنی اور اپنی اہلیہ صاحبہ اور اپنے بچوں کے وعدہ کی رقم -/۵۰۰ روپیہ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ روپیہ بھیجا جا رہا ہے۔ ڈھاکہ سے میجر تقی الدین احمد صاحب نے بھی -/۷۰۰ روپیہ اپنے وعدہ کا پورا فرما دیا۔ اسی طرح محترمہ لیڈی ڈاکٹر محمودہ اختر صاحبہ نے کراچی سے ایک صد روپیہ تحریک جدید کے چندہ کا وعدہ بذریعہ تار روپیہ بھیج کر پورا کیا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ وہ احباب جن کے وعدے ابھی تک کسی مجبوری کے سبب ادا نہیں ہوئے۔ وہ ابھی سے کوشش کریں کہ اس مہینہ کے آخر تک ان کا وعدہ سو فی صدی پورا ہو جائے۔ کیونکہ سال کا آخری وقت گذر رہا ہے جس قدر جلد ادا ہو جائے اسی قدر زیادہ اچھا ہے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

انسپکٹران بیت المال کی ضرورت

اس وقت انسپکٹران بیت المال کی چند آسامیاں خالی ہیں۔ امیدواران کے لئے ضروری ہے کہ وہ حسابات کی پڑتال اور تقریر کرنے کی اہلیت رکھتے ہوں ۴۵-۱½-۳۰ کے گریڈ میں ۳۰ روپے ماہوار تنخواہ کے علاوہ -/-/۱۴ روپے ماہوار مہنگائی الاؤنس دیا جائے گا۔ اور صدر انجمن کے قواعد کے مطابق سفر خرچ بھی ملے گا۔ سلسلہ کی خدمت کا شوق رکھنے والے دوست اپنی درخواستیں معہ تصدیق مقامی جماعت بہت جلد ناظر بیت المال جودھامل بلڈنگ کے پتہ پر بھجوا دیں۔ (نظارت بیت المال)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل سے مخاطب ہوں۔

جماعت احمدیہ جھنگ کا عزم

تحریک جدید کے تمام وعدے اسی ماہ کے اندر اندر پورے کرنیکی کوشش کیجائیگی

سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ جھنگ مکرم چوہدری عبد الغنی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ اُن کی جماعت کے اکثر دوستوں نے سلسلہ کی ضروریات کو مقدم کرتے ہوئے تحریک جدید کے وعدے پورے کر دیئے ہیں۔ اور باقی دوستوں سے بھی کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ تمام وعدے اسی ماہ کے اندر اندر مکمل کر دیئے جائیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ جھنگ کے نیک ارادوں میں برکت ڈالے امید ہے باقی جماعتیں بھی جلد سے جلد وعدوں کی ادائیگی کی فکر کریں گی۔

(نائب وکیل المال تحریک جدید)

افغانستان اب بھی پٹھانستان کا حامی ہے!

کراچی ۱۱ اگست آج کابل میں پاکستانی سفیر مسٹر اسمٰعیل چندریگر نے بذریعہ ہوائی جہاز کابل روانہ ہونے سے پیشتر اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ افغانستان اب بھی پٹھانستان کے مطالبے پر اڑا ہوا ہے اور کسی بھی اور مسئلے پر گفتگو کرنے سے پہلے اس سوال کو طے کرنا چاہتا ہے مسٹر چندریگر نے کہا کہ اس مسئلے پر دونوں حکومتوں میں کوئی نہ کوئی ایسا سمجھوتہ ضرور ہو جائیگا جو دونوں کے لئے تسلی بخش ہو۔

چندریگر پاکستان کے جشن سالگرہ کے اہتمام کے لئے کابل جا رہے ہیں۔ اور خیال ہے کہ چھ ہفتہ کے اندر اندر وہ پھر کراچی واپس آئیں گے۔

۶ ہزار من غلّہ پکڑا گیا

ملتان ۱۱ اگست۔ آج زمینداروں سے غلّہ وصول کرنے کی مہم کے سلسلے میں ۶ ہزار من غلّہ پکڑا گیا یہ غلّہ چوہدری ہیبت خاں سابق ممبر اسمبلی کی ملکیت تھا۔ یہ غلّہ حکومت نے اپنے قبضہ میں کر لیا ہے۔ اس کے علاوہ بھی اور کئی زمینداروں کا غلّہ پکڑا گیا۔ جو ملتان بھیجا جا رہا تھا۔ یہ مہم ملتان کے ڈپٹی کمشنر ضلع فوڈ کمشنر اور تعلقات عامہ کے اسسٹنٹ ڈائرکٹر مشترکہ طور پر چلا رہے ہیں۔

پشاور میں ہیضہ کی وباء

پشاور ۱۱ اگست پشاور اور اس کے مضافات میں ہیضہ کے کئی واقعات ہوئے ہیں اور کئی اموات بھی واقع ہوئی ہیں۔ حکام اس وبا کو روکنے کی پوری تدابیر اختیار کر رہے ہیں۔

ہندوستانی لی ایزان آفیسر کا دفتر بند کر دیا گیا

پشاور ۱۱ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ پشاور میں ہندوستانی لی ایزان آفیسر کا دفتر بند کر دیا گیا ہے۔ اس دفتر کا عملہ عنقریب دہلی چلا جائے گا۔

ڈاکٹر عمر حیات ملک کو اعزازی ڈگری

لاہور ۱۱ اگست۔ برطانوی یونیورسٹیوں کے بیورو کا جو اجلاس جولائی میں آکسفورڈ میں ہوا تھا۔ اس میں پنجاب یونیورسٹی کی نمائندگی اس کے وائس چانسلر ڈاکٹر عمر حیات ملک نے کی تھی۔

گلاسگو یونیورسٹی نے ان کو ایل۔ ایل۔ ڈی کی ڈگری مرحمت فرمائی ہے۔

سندھ میں نہر ٹوٹنے سے دھان کی کُل فصل کے تباہ ہونیکا اندیشہ

نو کروڑ روپے کا غلہ سیلاب کی نذر ہو جائیگا

کراچی ۱۱ اگست اتوار کے روز سکھر بیگاری نہر پھٹ پڑی۔ جس کے باعث زبردست سیلاب آگیا ہے اور دھان کی پوری فصل کو شدید خطرہ لاحق ہے یہ حادثہ سکھر سے نو میل کے فاصلہ پر ظہور پذیر ہوا ہے خبریں موصول ہو رہی ہیں۔ کہ دریائے سندھ کا پانی جس میں طغیانی آئی ہوئی ہے طوفانی شکل میں بہہ رہا ہے۔ اور اپنے اردگرد کے تمام علاقوں پر تیزی سے چھا رہا ہے۔

اندیشہ ہے کہ اس سے سکھر، لاڑکانہ، شکارپور اور دادو کے ضلعوں کی دھان کی تمام فصل تباہ ہو جائے گی۔ خدانخواستہ کہیں ایسا ہو گیا۔ تو تقریباً آٹھ نو کروڑ روپیہ کا غلہ سیلاب کی نذر ہو جائے گا۔

ابھی تک ایسی کوئی خبر تو نہیں آئی ہے کہ لوگ ڈوب بھی گئے ہیں مگر ہاں دیہاتی لوگ اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر انتہائی پریشانی میں پناہ کی تلاش میں بھاگ رہے ہیں۔

بتایا گیا ہے کہ سکھر بیگاری نہر کا جو کنارہ اُڑ گیا ہے وہ تین سو سے چار سو گز لمبا ہے اور اس میں سے چار ہزار فٹ

لمبی لہر ایک مرتبہ میں نکل رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ چینی کے پل کو بھی نقصان پہنچا ہے این۔ ڈبلیو۔ آر کی جو لائن کوٹڑی جاتی ہے وہ رائن روڈ اور گورکھی کے درمیان ٹوٹ گئی ہے چنانچہ کوٹڑی جانے والی تمام گاڑیاں اب کوٹڑی۔ دادو اور لاڑکانہ ہو کر بھیجی جا رہی ہیں۔

ضلع سکھر میں گڑھی یاسین کے تعلقہ میں ہر جگہ پانی چڑھ گیا ہے اور شکارپور سے سکھر جانے والی ریلوے لائن پانی سے ڈھکی ہوئی ہے چنانچہ کوٹڑی، جیکب آباد دادو سے گزرنے جانے والی تمام گاڑیاں روک دی گئی ہیں۔

کشمیر کمیشن کا ایک دن میں دو مرتبہ اجلاس

فوجی مشن جمعرات کو آزاد کشمیر جائے گا

کراچی ۱۱ اگست۔ کل کشمیر کمیشن کے دو غیر رسمی اجلاس ہوئے ہیں۔ ایک دوپہر سے پہلے ہوا تھا اور دوسرا اس کے بعد۔ معلوم ہوا ہے کہ کشمیر کی صورت حالات پر مزید غور و خوض کیا گیا ہے کمیشن کا فوجی مشن جمعرات کو کراچی سے آزاد کشمیر روانہ ہو جائے گا۔ جہاں وہ محاذ کا معائنہ کریگا اس مشن میں امریکہ کے نمائندے مسٹر ہیری کرافی شامل ہیں۔ یہ لوگ ہوائی جہاز کے ذریعہ جائینگے کمیشن یہ بھی سوچ رہا ہے کہ اپنے کو دو حصوں میں بانٹ لے۔ ایک حصہ نئی دہلی میں رہے اور دوسرا کراچی میں۔ مگر اس سلسلے میں ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا ہے۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ ہفتہ

کو وہ نئی دہلی چلے جائینگے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کمیشن اپنے اُس فوجی مشیر کے ورود کا بھی انتظار کر رہا ہے۔ جو اُس نے اتحادی قوموں سے مانگا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ دونوں ملک التوائے جنگ کی تجویز ماننے کیلئے تیار ہیں۔ اس ہفتے کمیشن کو گورنر سندھ سیکرٹری جنرل حکومت پاکستان وزیر اعظم اور وزارت خارجہ و امور دولت مشترکہ کی طرف سے دعوت دی گئی۔

ہمیں ڈگریاں عطا کی جائیں۔ فیڈریشن کے کارپردازوں کی گوشمالی کی جائے

مغربی پنجاب ویلفیئر سٹوڈنٹس فیڈریشن کے مطالبات

لاہور ——— الفضل کے نامہ نگار خصوصی سے ——— ۱۱ اگست

کل اسلامیہ کالج گراؤنڈ میں مغربی پنجاب کی سٹوڈنٹس فیڈریشن کی مجلس عمل کی کارکردگی کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے مغربی پنجاب سٹوڈنٹس ویلفیئر فیڈریشن کا ایک غیر معمولی اجلاس اسلامیہ کالج گراؤنڈ میں منعقد ہوا۔ اور اس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے پاس کئے گئے ۱۔ سٹوڈنٹس ویلفیئر فیڈریشن کی یہ کمیٹی سٹوڈنٹس فیڈریشن کی مجلس عمل کے کارپردازوں پر عدم اعتماد کا اظہار کرتی ہے اور مطالبہ کرتی ہے کہ اُن طلبہ کو فی الفور ڈگریاں اور سندات عطا کی جائیں جنہوں نے نیشنل ایمرجنسی سروسز کے ماتحت قومی ضرورت

کیلئے اپنے آپ کو پیش کیا تھا۔

۲۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مجلس عمل کے ان کارپردازوں کے خلاف جنکے مجرمانہ تغافل کیوجہ سے قوم کے نونہالوں کی بیش قیمت زندگیاں تباہ ہو رہی ہیں موثر قدم اٹھایا جائے۔

ایک ریزولیوشن میں اس امر کی وضاحت کی گئی کہ میڈیکل اور انجنیئرنگ کالجوں کا رویہ غیر مستحسن ہے جو ان طلبہ کو داخلے کے قابل نہیں سمجھتے جنہوں نے قوم کی آواز پر مشکل کے وقت لبیک کہا تھا۔

اجلاس میں شامل ہونیوالوں کے جذبات بیجد برانگیختہ تھے اور اُن میں سے ہر ایک سٹوڈنٹس فیڈریشن کو اسکی بے اعتدالیوں اور اب ڈگریاں دینے کے معاملے میں بے پروائی پر کوس رہا تھا۔

افغانستان پاکستان سے دوستانہ تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے (سلجوقی)

کراچی ۱۱ اگست۔ آج افغانستان کے مدار المہام متعینہ پاکستان مسٹر سلجوقی نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ افغانستان کی حکومت اور عوام اس بات پر بہت خوش ہیں کہ اُن کے ہمسائے میں اُن کی ہم مذہب قوم آباد ہے اور وہ لوگ جو پاکستان اور افغانستان کے تعلقات خراب کرنا چاہتے ہیں وہ نہ صرف ان دونوں ملکوں کے غدار ہیں بلکہ عالم اسلام کے دشمن ہیں۔ انہوں نے پاکستانی سفیر متعینہ افغانستان کے اس بیان کو سراہا کہ افغانستان پاکستان سے دوستانہ تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے جو لوگ مسٹر چندریگر کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں اور دونوں ملکوں کے تعلقات کو بہتر بناتے ہیں وہ اپنے اپنے ملکوں کی قومی خدمت کرتے ہیں اور جو ان ملکوں کے تعلقات کو خراب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ عالم اسلام کے خلاف ہیں۔

ہمیں ظاہر شاہ اور قائد اعظم محمد علی جناح پر مکمل اعتماد ہے اور امید ہے کہ ان دونوں کی رہنمائی میں یہ دونوں مُلک ایک دوسرے کے قریب آئینگے۔

مصر کا تجارتی وفد پاکستان آرہا ہے

کراچی ۱۱ اگست معلوم ہوا ہے کہ پاکستان اور مصر میں تجارتی تعلقات قائم کرنے کی غرض سے مصر کا ایک تجارتی وفد امسال اکتوبر میں یہاں آرہا ہے۔ وزارت صنعت درآمد و برآمد کے ان اعداد و شمار کا مطالعہ کر رہی ہے۔ ہندوستان کے بٹنے سے پہلے ہندوستان و مصر میں تجارت کے نتیجہ میں پاکستان مصر کو کپاس، پٹ سن۔ اون اور چمڑہ دے سکتا ہے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ مصری وفد درخواست کریگا کہ مشرقی پاکستان میں اسے ایک جوٹ مل قائم کرنے کی اجازت دی جائے۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ مصری بنک جو وہاں کا سب سے بڑا غیر سرکاری بنک ہے۔ پاکستان میں اپنی ایک شاخ قائم کر رہا ہے تاکہ مصری تاجروں کو لین دین میں آسانی ہو جائے۔ امید ہے کہ مصر کی ایک بیمہ کمپنی بھی اپنی شاخ کراچی میں کھولنے کا عزم رکھتی ہے۔

معلوم ہونا چاہیئے کہ انگلستان جاتے ہوئے پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد قاہرہ رُکے تھے اور انہوں نے وزیر اعظم مصر اور دوسرے افسروں سے ملاقات کی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ مصری وفد مغربی اور مشرقی پاکستان کا دورہ کرے گا۔